قنوتِ نازلہ کیا ہے؟

مجیب: مولانا محمد ابوبکر عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3598

تاریخ اجراء: 23 شعبان المعظم 1446ھ / 22 فروری 2025ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

قنوتِ نازلہ کیا ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

اگر مسلمانوں پر کوئی بڑا عام حادثہ واقع ہو تو فجر کی دوسری رکعت میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھ سکتے ہیں، اس کو قنوت نازلہ کہتے ہیں، ہمارے (احناف کے) نزدیک صرف خاص مصیبت کے موقع پر صرف فجر کی نماز میں قنوت نازلہ پڑھنے کی اجازت ہے، اور تحقیق یہ ہے کہ فجر کی دوسری رکعت میں رکوع سے پہلے ہو، اور عمومی حالات میں سوائے وتر کے کسی نماز میں قنوت نہ پڑھے۔ اور وتر کی قنوت کی طرح قنوت نازلہ میں بھی قنوت سے پہلے ہاتھ اٹھا کر تکبیر کہے۔ اور قنوت نازلہ کے لیے کوئی دعا مخصوص نہیں بلکہ جو عام مصیبت واقع ہو مثلا طاعون یا وبا یا غلبہ کفار، (والعیاذ باللہ تعالی)، اس کے دور ہونے کی دعا کی جائے، امام و مقتدی سب آہستہ آواز میں قنوت پڑھیں، جن مقتدیوں کو قنوت نہ آتی ہو وہ آہستہ آہستہ آمین کہیں۔ در مختار میں ہے" (ولا يقنت لغيره) إلا لنازلة "ترجمہ: وتر کے علاوہ کسی نماز میں دعائے قنوت نہیں پڑھے گا سوائے مصیبت کے وقت۔

اس کے تحت رد المحتار میں ہے" قال الحافظ أبو جعفر الطحاوي: إنما لا يقنت عندنا في صلاة الفجر من غير بلية، فإن وقعت فتنة أو بلية فلا بأس به، فعله رسول الله - صلى الله عليه وسلم - وأما القنوت في الصلوات كلها للنوازل فلم يقل به إلا الشافعي ۔۔۔ وهو صريح في أن قنوت النازلة عندنا مختص بصلاة الفجر دون غيرها من الصلوات الجهرية أو السرية "ترجمہ: حافظ ابو جعفر طحاوی نے فرمایا: ہمارے نزدیک نمازِ فجر میں بغیر کسی آفت کے قنوت نہیں پڑھی جائے گی، ہاں اگر کوئی فتنہ یا آفت نازل ہو جائے تو نماز فجر میں قنوت پڑھنے میں حرج نہیں، یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک عمل ہے، اور آفت کے وقت تمام نمازوں میں

قنوت پڑھنے کے صرف امام شافعی ہی قائل ہیں۔ یہ اس بارے میں صریح ہے کہ قنوت نازلہ ہمارے نزدیک نماز فجر کے ساتھ خاص ہے، اس کے علاوہ کسی سری و جہری نماز میں قنوت نازلہ نہیں۔ (ردالمحتار علی الدر المختار، ج2، ص 11، دار الفکر، بیروت)

بہار شریعت میں ہے "وتر کے سوا اور کسی نماز میں قنوت نہ پڑھے۔ ہاں اگر حادثۂ عظیمہ واقع ہو تو فجر میں بھی پڑھ سکتا ہے اور ظاہر یہ ہے کہ رکوع کے قبل قنوت پڑھے۔" (بہار شریعت، جلد1، حصہ4، صفحہ657، مکتبۃ المدینہ کراچی)

فتاوی رضویہ میں ہے "اصل مسئلہ متون یہ ہے کہ وتروں کے سوا کسی نماز میں دعائے قنوت نہیں، تنویر الابصار وغیرہ میں ہے: ولا یقنت فی غیرہ (وتر کے علاوہ کسی نماز میں قنوت نہ پڑھے) مگر امام طحاوی وغیرہ شراح نے معاذاللہ کسی نازلہ یعنی عام مصیبت کے وقت اس کے دفع کے لئے بھی قنوت جائز رکھی، اسی بارے میں حدیث ہے: قنت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم شہرا علی عدۃ قبائل من الکفار۔ (حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے عرب کے چند قبائل کے خلاف قنوت ایک ماہ پڑھی۔) اس کے لئے کوئی دعا مخصوص نہیں بلکہ جو بلا مثل طاعون و وبا یا غلبہ کفار والعیاذ باللہ تعالی اس کے دفع کی دعا کی جائے گی، تحقیق یہ ہے کہ قنوت صرف نماز فجر میں ہے وما وقع فی بعض الکتب فی صلوۃ الجہر فمصحف من صلوۃ الفجر (اور وہ جو بعض کتب میں آیا ہے کہ جہر والی نماز میں قنوت ہے تو وہاں غلطی سے فجر کے بجائے جہر کا لفظ لکھا گیا ہے، اصل فجر ہے۔) اور تحقیق یہ ہے کہ فجر کی دوسری رکعت میں بعد قرأت قبل رکوع ہو لان مابعد الرکوع قد خرج عن محلیۃ القنوت کما حققہ المحقق فی الفتح (کیونکہ رکوع کے بعد قنوت کا محل نہیں ہے جیسا کہ محقق نے فتح القدیر میں اس کی تحقیق فرمائی ہے۔) اور امام و مقتدی سب آہستہ پڑھیں لانہ دعاء وسنۃ الدعاء الاخفاء (کیونکہ وہ دعا ہے اور دعا میں سنت اخفاء ہے۔) جن مقتدیوں کو یاد نہ ہو وہ آہستہ آہستہ آمین کہیں۔" (فتاوی رضویہ، جلد07، صفحہ533، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

تکبیر کہنے کے متعلق جزئیہ فتاوی رضویہ میں ہے "وہ رکعت ثانیہ میں بعد قرأت ہاتھ اٹھا کر تکبیر کہیں اور امام و مقتدی سب آہستہ قنوت پڑھیں جس مقتدی کو یاد نہ ہو آہستہ آہستہ آمین کہتا رہے۔" (فتاوی رضویہ، ج7، ص530، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net